12590 ـ حاملہ عورت کو طلاق دینے کا حکم

سوال

کیا حاملہ عورت کو طلاق دینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حاملہ عورت کو حالت حمل میں طلاق دینا طلاق سنت کہلاتی ہے، عام اور اکثر لوگوں میں یہ معروف ہو چکا ہے کہ ایسا کرنا سنت کے مخالف ہے، حالانکہ ان کے اس قول کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی دلیل ملتی ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی طلاق کا قصہ بیان کیا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے، اور پھر اسے پاکی اور طہر کی حالت میں یا پھر حمل کی حالت میں طلاق دے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1471).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اس حدیث میں حاملہ عورت جس کا حمل واضح ہو چکا ہو کو طلاق دینے کے جواز کی دلیل پائی جاتی ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اکثر علماء کرام جن میں طاؤس، حسن، ابن سیرین، ربیعہ، حماد بن ابی سلیمان، مالك، احمد، اسحاق، ابو ثور، ابو عبید شامل ہیں کا بھی یہی قول ہے.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میرا قول بھی یہی ہے، اور بعض مالکی حضرات بھی یہی کہتے ہیں، اور ان میں سے بعض کا کہنا ہے: یہ حرام ہے.

ابن منذر رحمہ اللہ نے حسن سے ایك اور روایت بیان کی ہے کہ: حاملہ عورت کو طلاق دینا مکروہ ہے " اھـ

اور ابن قیم رحمہ اللہ تھذیب السنن میں کہتے ہیں:

" خاوند اسے یا تو طہر کی حالت میں یا پھر حمل کی حالت میں طلاق دے "

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حاملہ عورت کو طلاق دینا طلاق سنی کہلاتی ہے " اھـ

سوال نمبر (12287) کے جواب میں حاملہ عورت کے بارہ میں شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کا فتوی بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .